سوال

ماں کے خاوند اور گود میں پرورش کرنے والی بچی کے حقوق

جواب

الحمدللہ

ربیبۃ یعنی گود میں پرورش کرنے والی بچی وہ ہوتی ہے جو بیوی کی پہلے خاوند سے پیدا ہوئی ہو، اور اگر خاوند نے بیوی سے دخول کرلیا ہو تو اس کی یہ بچی اس پر محرمات ابدیہ میں شامل ہوتی ہے، اس کا معنی یہ ہوا کہ وہ اس کی محرم عورتوں میں شامل ہو جائیگی

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

"جب کسی شخص نے عورت سے نکاح کرلیا اور اس کی رخصتی ہوگئی اور بیوی سے جماع و دخول کرلیا تو خاوند کے لیے بیوی کی بیٹی یا بیٹی کی اولاد اس پر ابدی حرام ہو جاتی ہے چاہے وہ پہلے خاوند سے ہو یا اس کے بعد والے خاوند سے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو، اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں النساء (23).

یہاں ربیبۃ سے مراد بیوی کی بیٹی ہے اور جس عورت سے اس نے دخول کرلیا ہے اس کی بیٹیوں کے لیے وہ محرم شمار ہوگا اور ان کے لیے اس سے پردہ نہ کرنا جائز ہے" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (367/17).

ربیبہ یعنی گود میں پرورش پانے والی بچی اور اس کی ماں کے خاوند کے متعلق بعض حقوق یہ ہیں :

ایک دوسرے کے ساتھ صلہ رحمی اور احترام اور اچھا سلوک کرنا چاہیے، سب مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک اور بہتر معاملہ سے پیش آئیں، تو پھر سسرالی رشتہ داروں ساتھ جو محرم بھی ہوں ان حقوق کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے، بلاشک و شبہ ان کا باقی عام مسلمانوں سے زیادہ خیال رکھنا چاہیے اور انہیں زیادہ عزت دینی چاہیے

لیکن یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان نفقہ اور اطاعت وایک دوسرے کی خدمت کرنا واجب نہیں، لہذا گود میں پرورش کرنے والی بچی اپنی کی طرح امور میں شرعی وجوب کا حکم نہیں لے گی، لیکن اگر خاوند احسان کرتے ہوئے اور حسن سلوک سے کام لیتے ہوئے بیوی کی بچی پر خرچ کرتا ہے، اور اس کے مقابلہ میں وہ بچی بھی اس کے ساتھ احسان کا سلوک کرتی ہے اور گھر کی خدمت بجالاتی ہے اور خیال رکھتی ہے تو یہ افضل و بہتر ہے؛ کیونکہ دلوں کو ملانا اور آپس میں الفت و محبت پیدا کرنا ایک شرعی مقصد ہے اور شریعت اس کا بہت زیادہ خیال کرتی ہے

خاوند کو معلوم ہونا چاہیے کہ بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوک میں یہ شامل ہے کہ وہ اس کی بچی کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اور بچی کو بھی معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں یہ شامل ہے کہ وہ والدہ کے خاوند کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور اس کا احترام کرے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر کسی کی عیالداری میں بیٹیوں کے علاوہ بہنیں اور پھوپھیاں اور خالہ وغیرہ دوسری محرم عورتیں بھی شامل ہوں تو انہیں چاہیے کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کریں، اور انہیں کھانا اورپینا اور لباس وغیرہ مہیا کریں، تو انہیں بھی وہی اجروثواب حاصل ہوگا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بیٹیوں کی پرورش کرنے کا بیان کیا ہے

کیونکہ اللہ تعالی کی رحمت اور اس کا فضل بہت وسیع ہے اور اسی طرح اگر کوئی ایک یا دو بیٹیوں کی پرورش کرتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے تو امید ہے اسے بھی عظیم اجروثواب حاصل ہوگا، جیسا کہ اس پر فقیر و مسکین اور رشتہ دار وغیرہ پر احسان و حسن سلوک کرنے والی عمومی آیات اور احادیث دلالت کرتی ہیں

اگر بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی فضیلت یہ ہے تو والدین یا آباء و اجداد کے ساتھ حسن سلوک کرنا تو اور بھی زیادہ اجروثواب کا باعث ہوگا؛ کیونکہ والدین کا حق بہت عظیم ہے، اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض ہے، اس میں کوئی فرق نہیں کہ حسن سلوک کرنے والا باپ ہو یا ماں کیونکہ حکم عمل پر مبنی ہے "

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (365/25).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک مسلمان گھرانے میں خاندانی معاشرتی روابط کس طرح ہو سکتے ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

" اللہ سبحانہ و تعالی نے ایسے امور کی محافظت کا حکم دیا ہے جس سے خاندان اور معاشرے کے افراد کے درمیان روابط مضبوط ہوں، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی اجتناب کرو، یقینا اللہ تعالی تم پر نگہبان ہے النساء (1).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک مت کرو، اور والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ.

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

کہہ دیجئے کہ آؤ میں تم پر وہ تلاوت کروں جو تم پر تمہارے پروردگار نے حرام کیا ہے، یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اور فقر کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو، انہیں بھی اور تمہیں بھی ہم روزی دیتے ہیں.

اور ایک مقام پر فرمان باری تعالی ہے :

اور تیرے رب کا حکم ہے کہ تم اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت مت کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ.

اس موضوع کے متعلق قرآن مجید میں بہت ساری آیات ہیں

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا "

صحیح بخاری اور مسلم

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی روزی میں اضافہ ہو اور اس کا ذکر باقی رہے تو وہ صلہ رحمی کرے "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقینا اللہ تعالی نے تم پر والدہ کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے ....." الحدیث

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری احادیث ہیں جو صلہ رحمی کی ترغیب دلاتی ہیں، اور اسلامی آداب اختیار کرنے اور مکارم اخلاق اور حسن معاشرت کی حفاظت کرنے کا حکم دیتی ہیں

تو اس طرح خاندان کے افراد کے مابین ترابط مضبوط ہوتے ہیں اور سب مسلمان آپس میں اجتماعیت اختیار کرجاتے ہیں نہ کہ اسلامی آداب کو ترک کرکے اور مکارم اخلاق سے باہر نکل کر" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (296/25).

واللہ اعلم.